112455 - کیا مادہ منویہ میں موجود خون کا اپنی منگیتر کو بتانا ضروری ہے

سوال

میں اٹھائیس برس کا جوان ہوں، میں ایک مشکل کا شکار ہوں میرے مادہ منویہ میں کئی برس سے خون کی مقدار پائی جاتی ہے، میں ڈاکٹر کے پاس گیا اور کئی ایک ٹیسٹ کرائے اور ڈاکٹر نے میرے لیے دوائی تجویز کی لیکن ابھی تک مادہ منویہ سے خون کی مقدار کم نہیں ہوئی.
میرا سوال یہ ہے کہ آیا میں جس لڑکی سے منگنی کرنا چاہتا ہوں کیا اسے منگنی سے قبل اس بیماری کے متعلق بتانا ضروری ہے، یہ علم میں رہے کہ اس کا بیوی پر کوئی اثر نہیں ہے کیونکہ مادہ منویہ میں میکروب کا وجود نہیں، اور یہ عمومی نیچرل تناسب کے مطابق ہے (مادہ منویہ کے جرثوموں میں کچھ کمزوری پائی جاتی ہے).

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مادہ منویہ میں خون کی موجودگی ایسا عیب شمار نہیں ہوتا جس کی بنا پر خاوند اور بیوی میں سے کسی ایک کو اختیار کا حق حاصل ہو جاتا ہے، بلکہ یہ ایک بیماری ہے جو مرد کو بعض وجوہات کی بنا پر لاحق ہوتی ہے اور اس کا علاج اور شفایابی ممکن ہے.

اسی طرح یہ ان عیوب میں بھی شامل نہیں ہوتا جو بیوی کے لیے خاوند سے نفرت کا باعث بنے، اس لیے منگیتر کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اس علت کے متعلق اپنی منگیتر کو بتائے، بلکہ اللہ سبحانہ و تعالی سے شفایابی کی دعا کرے.

لیکن اگر یہ بیماری بانجھ پن کا باعث بنے، یا پھر اولاد پیدا کرنے میں شدید کمزوری کا باعث ہو، تو اس صورت میں اپنی منگیتر کو بتانا ضروری ہے، کیونکہ اولاد کا حصول خاوند اور بیوی دونوں کا حق ہے، اور نکاح کے اہم ترین مقاصد شامل ہوتا ہے، اس لیے عیب کو چھپانا جائز نہیں کہ کہیں اس مقصد میں مخل نہ ہو.

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک بانجھ شخص کو کہا تھا کہ شادی سے قبل عورت کو بتا دو کہ وہ بانجھ ہے اور اولاد پیدا نہیں کر سکتا " انتہی

ماخوذ از: زاد المعاد (5 / 183).

ابو یعقوت الکوسج کی روایت سے مسائل امام احمد بن حنبل نمبر (1282) میں درج ہے:

" میں نے عرض کیا: کیا بانجھ شخص کسی عورت سے شادی کر سکتا ہے ؟

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:

مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب اسے اپنے متعلق علم ہو تو وہ واضح کر دے ہو سکتا ہے عورت اولاد چاہتی ہو.

اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جیسے انہوں نے کہا ہے؛ کیونکہ وہ اسے دھوکہ نہیں دے سکتا " انتہی

اسے ابن قدامہ رحمہ اللہ نے بھی المغنی (6 / 653) میں نقل کیا ہے، اور اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی بانجھ پن کو فسخ موجب کرنے والے عیوب میں شمار کیا ہے، لیکن جمہور اہل علم اس کے خلاف ہیں.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (30 / 268).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21592) کے جواب کا مطالعہ کریں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میں بانجھ ہوں اور میری اولاد نہیں ہے، لیکن میری بیوی کو اس کا علم نہیں، کیونکہ میں نے ڈاکٹر سے کہا کہ وہ میری بیوی کو مت بتائے کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ بیوی مجھے چھوڑ کر چلی جائیگی، کیا میں نےایسا کر کے گناہ کا ارتکاب تو نہیں کیا؛ کیونکہ شادی سے قبل ہی مجھے علم تھا کہ میں بانجھ ہوں، لیکن اس کے باوجود میں نے اسے نہیں بتایا ؟

کمیٹی کےعلماء کرام کا جواب تھا:

" جو کچھ ہو چکا اور آپ علم رکھنے کے باوجود اپنے بانجھ ہونے کو بیوی سے چھپایا اس پر آپ توبہ کریں؛ کیونکہ آپ نے بیوی کو دھوکہ دیا، اب آپ اس سے معافی مانگی اور اسے راضی کریں ہو سکتا ہے وہ آپ کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر راضی ہو جائے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (19 / 13).

کمیٹی کے علماء سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ:

کیا خاوند کے بانجھ ہونے کے باعث بیوی کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اس غرض کی بنا پر عورت کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے؛ کیونکہ نسل پیدا کرنا مقاصد نکاح میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفي.

الشيخ عبد الله بن غديان.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (19 / 396).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس شخص میں کوئی عیب ہو اسے وہ عیب رشتہ دینے والوں کو بتانا چاہیے، خاص کر یہ عظیم بانجھ پن کا عیب تو ضرور بتایا جائے؛ کیونکہ عورت کو بھی حصول اولاد کا حق حاصل ہے، اسی لیےعلماء کرام کا کہنا ہے کہ:

" آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنا حرام ہے.

اس لیے اسے ضرور بتانا چاہیے کہ وہ بانجھ ہے، تا کہ شادی بصیرت و علم پر کی جائے، پھر فرض کریں اگر وہ انہیں بتاتا اور بعد میں اس عیب کا علم ہو تو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے اس سے نکاح فسخ ہو جائيگا " انتہی

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح لقاء نمبر (7) سوال نمبر (26).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

ایك عورت نے سات برس قبل شادی کی میڈیکل رپورٹ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اس کا خاوند اولاد پیدا نہیں کر سکتا تو کیا عورت اپنے بانجھ خاوند سے طلاق طلب کر سکتی ہے یا آپ اسے کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

شیخ کا جواب تھا:

جی ہاں وہ طلاق طلب کر سکتی ہے؛ کیونکہ اسے بھی حصول اولاد کا حق حاصل ہے، جب یہ ثابت ہو جائے کہ اس کا خاوند بانجھ ہے اور اولاد پیدا نہیں کر سکتا تو وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے.

لیکن یہاں یہ دیکھنا باقی ہے کہ: کیا طلاق طلب کرنا اولی اور بہتر ہے یا کہ خاوند کے ساتھ رہنا بہتر ہے ؟

دیکھا جائیگا کہ اگر مرد صاحب خیر و بھلائی اور دین و اخلاق کا مالك ہے تو اس کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں وگرنہ اس کے لیے افضل ہے کہ وہ طلاق لے کر کوئی ایسا خاوند تلاش کرے جو اولاد پیدا کر سکتا ہو.

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم زیادہ محبت کرنے اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورت سے شادی کرو " انتہی

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح نمبر (37) سوال نمبر (10).

حاصل یہ ہوا کہ: آپ ڈاکٹر سے اولاد پیدا کرنے کے بارہ میں دریافت کریں، اگر تو وہ بتاتا ہے کہ اولاد پیدا کرنے کا احتمال بہت ہی شدید کمزور ہے، تو آپ اپنی منگیتر کو اس کے متعلق ضرور بتائیں، لیکن اگر کمزوری قلیل سی ہے تو پھر آپ کسی کو مت بتائیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے اپنے لیے توفیق نجات کی دعا کریں اور آپ صرف مناسب دوائی اور علاج پر انحصار مت کریں بلکہ دعا کا بھی ضرور سہارا لیں.

واللہ اعلم .